رجسٹرڈ ایل .... نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

و لقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع ✦ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

اے جہان منتظر خوش باش کامد لستان

آن مسیحِ دور آخر مہدیٔ آخر زمان

البدر

نمبر ۱۹ | قادیان دارالامان ۲۹ مئی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

گذشتہ اشاعت سے آگے

۱۰ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

نجات معرفت مین ہی ہے اور کوئی طریق نہین معرفت ہی سے نجات ملتی ہے اور معرفت ہی سے محبت بڑھتی ہے۔ غرضیکہ سب سے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے۔ محبت کو بڑھانے والی دو چیزین **حسن اور احسان** ہین جس کو خدا کا حسن اور احسان معلوم نہین وہ کیا محبت کرے گا اسی لئے فرمایا ہے ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط پ ۸ع۱۲ کہ جنت مین داخل نہ ہونگے۔ جب تک کہ اونٹ ...... سوئی کے ناکہ مین سے گذرے اس کا مطلب مفسرین نے ظاہری طور پر لیا ہے۔ مگر مین کہتا ہون کہ نجات چاہنے والے کو خدا کی راہ مین نفس کے شتر بے مہار کو ایسا دبلا کرنا چاہیئے کہ وہ سوئی کے ناکہ مین سے گذر جاوے۔ بات یہ ہے کہ جب تک جسم موٹا ہے تب تک دروازہ سے گذر نہ سکیگا۔ اور بہشت مین بھی اسی لئے داخل ہونا محال ہے دنیاوی لذات پر موت وارد کرو۔ اور دبلے ہو جاؤ۔ تب گذر سکوگے ✦

قبل از عشاء

پابندی رسوم کا اثر ایمان پر۔ فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اللہ تعالےٰ کے خوش کرنیکا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی فرمانبرداری کیجاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات مین گرفتار ہین۔ کوئی مرجاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کیجاتی ہین حالانکہ چاہیئے کہ مردہ کے حق مین دعا کرین۔ رسومات کی بجاآوری مین آنحضرت صلعم کی صرف مخالفت ہی نہین ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کیجاتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ گویا آنحضرت صلعم کے کلام کو کافی نہین سمجھا جاتا اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیون ضرورت پڑتی ✦

> افسوس ان لوگون پر جو کہ حضرت اقدس کے دعوے نبوت پر تو ایسی بے جا طراریان دکھاتے ہین کہ اپنے آپ کو آنحضرت صلعم کا بڑا عاشق اور جان نثار ثابت کردیوین حالانکہ خود اپنی طرف سے بدعات گھڑ گھڑ کر نبوت کے دعوے کر رہی ہین اور اپنے افعال اور کردار سے آنحضرت صلعم کو کامل نبی تسلیم نہین کرتے

فرمایا کہ انسان کی وہ غلطی تو معاف ہو سکتی ہے جو کہ یہ نادانی سے کرتا ہے۔ مثلاً آنحضرت کے زمانہ کے بعد فیج اعوج کے زمانہ مین طرح طرح کی غلطیان پھیل گیئن ان مین سے ایک یہ بھی تھی کہ مسیح ع فوت نہین ہوئے اور اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر موجود ہین (اس مقام پر حضرت اقدس نے مسیح کی وفات کے دلائل مختصراً جامع طور پر بیان فرمائے) اور پھر ان کے بعد ایک تقریر اس مضمون پر فرمائی کہ ہماری جماعت سے کیون بعض لوگ طاعون سے مرتے ہین یہ اس تقریر کا اعادہ تھا جو کہ گذشتہ نمبر البدر مین شائع ہو چکی ہے ✦

اور فرمایا کہ ہر ایک مقام پر نظر ہوتی ہے آخرکار مومن ہی کامیاب ہوتا ہے اور پھر ایک التباس بھی ہوتا ہے کہ جس پر ہر ایک کو ایمان لانا چاہیئے۔ اگر التباس نہ ہو تو ایمان ایمان نہین ہو سکتا۔ بعض کام تو اس لئے کئے جاتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے حجت پوری ہو جاوے اور بعض اس لئے ظہور مین آتے ہین کہ انسان تدبر کرین۔ اگر التباس نہ ہوتا تو تدبر کرنے والون کو ثواب کیسے حاصل ہوتا اور ایمان کے کیا معنے ہوتے۔ اگر موت صرف ہمارے دشمنون کے واسطے ہی ہوتی پھر کون بیوقوف ہے جو کہ ظاہری موت کو دیکھ کر مسلمان نہ ہو جاوے یون تو لوگ بے شک خدا کے سوا اورون کی عبادت کرتے ہین۔ مثلاً بعض ہندو قبرون کی بھی پوجا کرتے ہین تو جب ایسے لوگ دیکھ لیوین کہ عافیت تو صرف خدا کے ایک ماننے والونکے پاس ہے تو ان کو ایمان سے کون سی شے روک سکتی ہے ✦

۱۱ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس کی طبیعت بہت ناساز تھی چنانچہ آپ صرف نماز ظہر مین شامل جماعت ہو سکے اور اسی وجہ سے کوئی اور ذکر قابل نوٹ اس تاریخ مین نہین ہے ✦

۱۲ - مئی ۱۹۰۳ء

آج آپ کا خادم محمد افضل بغیر حاضر تھا اس لئے کچھ حالات پیش نہیں ہوئے ہیں +

۱۳ - مئی ۱۹۰۳ء

آج کی سیر ملتوی رہی - مغرب اور عشا کی نمازین بوجہ علالت طبع جمع کرکے ادا کی گئین - باقی نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے وقت پر ادا کین +

۱۴ - مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین - سیر ملتوی رہی +

ظہر

ایک ذکر پر فرمایا کہ صدق اور عاجزی کام آتی ہے مگر یہہ کسی کا اختیار نہین ہے کہ کسی کو ہاتھہ ڈالکر بہشت عطا کر دیوے - ہر ایک انسان کی نجات کے واسطے اس کے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے - بوستان مین ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک اہل اللہ کو کہا کہ میرے لئے دعا کرو کہ مین اچھا ہو جاؤن اس نے جواب دیا کہ میرے ایک کی دعا کیا کام کرے گی جب کہ ہزارون بے گناہ قیدی تیری کو بد دعا کرتے ہین - اس نے یہ سن کر تمام قیدیون کو آزاد کر دیا +

قبل از عشاء

فرمایا کہ اس وقت صدہا فرقہ ہین اگر ایک الہی فرقہ بھی ہو گیا تو کیا ہرج ہے خدا معلوم کیون ان لوگون نے شور مچا رکھا ہے .... ہمارا خدا بائیس برس سے زیادہ سے ہماری امداد کر رہا ہے اور ان لوگون کی کچھ پیش نہ گئی - بد دعا کرتے کرتے ان کے ناک بھی گھس گئے - اور ہمین تجربہ ہے کہ ہمارا وہی خدا ہے جس کی کلام ہم پر نازل ہوتی ہے اب اس کے مقابل پر ان کے ظنیات کس کام کے ہین جس حکم کے وہ منتظر ہین آخر اس نے بھی آکر ایک ہی فرقہ بنانا ہے ان کی باتون کا اکثر حصہ آکر وہ رد ہی کرے گا تو ہی ایک فرقہ بنا سکیگا پھر کیون تقوے اجازت نہین دیتا کہ ان کی باتین رد کیجاوین کتاب اللہ ہمارے ساتھہ ہے - حدیث بھی پکی سے پکی ہمارے ساتھہ ہے کہ آنحضرت صلعم حضرت مسیح کو مردون مین معراج کی رات مین دیکھہ کر آئے - اُدھر خدا کی قولی شہادت اِدھر آنحضرت کی فعلی شہادت کہ مسیح ع فوت ہو گئے +

...... قاعدہ کی بات ہے کہ محبت اور ایمان کے لئے اسباب ہوتے ہین مسیح ع کی زندگی پر نظر کرو تو معلوم ہوگا کہ ساری عمر دھکے کھاتے رہے - صلیب پر چڑھنا بھی مشتبہ رہا - اُدھر ایک لمبا سلسلہ عمر اور سوانح کا آنحضرت صلعم کا دیکھو کہ کیسے نصرت الہی شامل رہی ہر ایک میدان مین آپ کو فتح ہوئی - کوئی گھڑی یاس کی آپ پر گذری ہی نہین یہان تک کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کا وقت آگیا ان تمام نصرتون مین کوئی حصہ بھی حضرت مسیح کا نظر نہین آتا اس سے صاف ثابت ہے کہ محبت آنحضرت کی خدا سے زیادہ ہو نہ کہ مسیح کی کیونکہ آنحضرت پر اللہ تعالے کے انعامات باکثرت ہین اور اس لئے صرف آنحضرت کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ وہ آسمان پر زندہ ہون جو شخص نظارہ قدرت زیادہ دیکھتا ہے وہی زیادہ فریفتہ ہوا کرتا ہے +

اور اب اگر مسیح ع آ دین بھی تو اس مین اسلام کی اور خود مسیح کی بے عزتی ہے - اسلام کی بے عزتی اس طرح کہ کہنا پڑے گا کہ خاتم النبیین کے بعد ایک اور پیغمبر اسرائیلی آیا - اور مسیح کی بے عزتی اس طرح کہ ان کو آکر انجیل چھوڑنی پڑیگی

۱۵ - مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کی طبیعت آج ناساز رہی چنانچہ آپنے جمعہ بھی مسجد خورد مین ادا کیا اور مغرب اور عشا کی نمازون مین بھی آپ شامل نہ ہو سکے +

۱۶ - مئی ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت اقدس کی طبیعت ناساز رہی فجر - مغرب اور عشاء کی جماعت مین آپ شامل نہ ہو سکے باقی نمازین ظہر و عصر باجماعت ادا کین +

۱۷ - مئی ۱۹۰۳ء

مغرب اور عشاء کی نمازین بوجہ علالت و یوم المطر جمع کرکے ادا ہوئین - باقی نمازون مین حضرت اقدس شامل ہوئے سیر ملتوی رہی +

۱۸ - مئی ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز مین حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے باقی نمازین اپنے احباب کے ساتھہ ادا کین بوجہ ناسازی طبیعت سیر ملتوی رہی +

قبل از عشاء

..... قرآن کی ایک پیشگوئی کا پورا ہونا | ان من قریۃ الا نحن مہلکوہا قبل یوم القیامۃ او معذبوہا عذابا شدیدا ۱۵ پ
کوئی ایسا گاؤن نہین مگر روز قیامت سے پہلے پہلے ہم اُسکو ہلاک کرکے رہین گے یا اسکو سخت عذاب دیوینگے - قرآن مین یہ ایک پیشگوئی ہے - فرمایا کہ یہ اب پنجاب پر بالکل صادق آرہی ہے بعض گاؤن تو اس سے بالکل تباہ ہو گئے ہین اور بعض جگہ بطور عذاب کے طاعون جاکر پھر ان کو چھوڑ دیتی ہے +

امریکا اور یورپ کے بلاد مین حضرت مسیح کی نسبت جو ایک انقلاب عظیم خیالات مین ہو رہا ہے اور جسکا ذکر ہم البدر کے ایک آرٹیکل بعنوان "کسر صلیب کا دروازہ کھل گیا ہے" کر چکے ہین اس پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحب السعیر سے معلوم ہوتا ہے کہ سماع اور عقل انسان کو ایمان کیواسطے جلد تیار کر دیتی ہے - ہماری قوم مین نہ سماع ہے نہ عقل ہے - دل مین یہی ٹھانی ہوئی ہے کہ تردید کرین - پیشگوئیون کو جھوٹا ثابت کرین - نص اور اخبار کی تکذیب کرین - کشوف وغیرہ جو اولیائے کرام کے ہماری تائید مین ہین ان سب کو جھوٹا کہدین - غرضیکہ یہ سماع کا حال ہے - اب عقل کا سن لو کہ نظائر پیش نہین کر سکتے کہ کوئی اس امر کا ثبوت دین کہ سوائے مسیح کے اور بھی کچھ آدمی زندہ آسمان پر گئے - ایک بات کو دیکھکر دوسری کو پیدا کرنا اس کا نام عقل ہے سو اسکو انہون نے ہاتھ سے دیدیا ہے دونون طریق (سماع اور عقل) قبول حق کے تھے - سو وہ دونون کھو بیٹھے - مگر یہ لوگ (اہل امریکہ و یورپ) غور کرتے ہین اگرچہ سب نہین کرتے مگر ایسے پائے تو جاتے ہین جو کرتے ہین - جس حال مین کہ وہ مانتے ہین کہ مسیح کے دوبارہ آنے کا زمانہ یہی ہے اور اس کی موت کے بھی قائل ہین تو دیکھہ لو کہ وہ لوگ کسقدر قریب ہین +

اس قوم کا اقبال اب بڑھ رہا ہے اور مسلمانون کو ہم دیکھتے ہین کہ وہ دن بدن گرتے جاتے ہین اور وہ منتظر ہین کہ مسیح اور مہدی آتے ہی تلوار اٹھا لیوے گا اور خون کی ندیان بہا دیگا - کمبخت دیکھتے نہین کہ مسلمانون کے پاس نہ تو فنون حرب ہین نہ ان کے پاس ایجاد کی طاقت ہے نہ استعمال کی استعداد ہے - جنگی طاقت نہ بحری ہے نہ بری تو یہ زمانہ ان کے منشا کے موافق کیسے ہو سکتا ہے اور نہ خدا کا یہ ارادہ ہے کہ جنگ ہو کیا تعجب ہو کہ خدا تعالے انہی کو یہ سمجھہ دیدیوے کیونکہ فہم - دماغ اور اقبال کے ایام انہی کے اچھے ہین اصل علم وہی ہے جو خدا کے پاس سے ہے زمانہ وہی ہے جسکا وعدہ تھا - مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ کیسے فاسق - فاجر - اور کاہل بھی ہین تو پھر بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے ہین کہ خدا اسی گروہ مین سے ایسے پیدا کر دے کہ وہ خود ہی سمجھہ جاوین - خدا تعالے کو توپ اور بندوق کی

کیا حاجت ہے اس نے بندوں میں ہدایت پھیلانی ہے یا ان کو قتل کرنا ہے زمانہ کی موجودہ حالت خود دلالت کرتی ہے کہ یہ زمانہ علمی رنگ کا ہے اگر کسی کو مار مار کر سمجھاؤ بھی تو وہ بات دل میں نہیں بیٹھتی لیکن اگر دلائل سے سمجھایا جاوے تو وہ دلپر تصرف کرکے اس میں دھس جاتی ہے اور انسان کو سمجھ آجاتی ہے۔ آنحضرت کے زمانہ کی حالت اور تھی اس وقت لوہے سے اور طرح کام لیا گیا تھا اب ہم بھی لوہے سے ہی کام لے رہے ہیں مگر اور طرح سے۔ کہ لوہے کے قلموں سے رات دن لکھ رہے ہیں میری رائے یہی ہے کہ تلوار کی اب کوئی ضرورت نہیں۔ عیسائی بھی جہالت میں ڈوبے ہیں اور مسلمان بھی حکمت الٰہی چاہتی ہے کہ رفق اور محبت سے سمجھایا جاوے مثلاً ایک ہندو ہے اگر دس بیس مسلمان ڈنڈے لیکر اس کے پیچھے پڑ جاویں تو وہ ڈر کے مارے لا الٰہ الا اللہ تو کہہ دیگا لیکن اس کا کہنا ایسا بودا ہوگا کہ بالکل مفید نہیں ہو سکتا اور رفق اور محبت سے سمجھایا جاوے تو وہ دل میں جم جاویگا حتے کہ اگر اس کو زندہ آگ میں بھی پھونک دو تو بھی وہ اس کے کہنے سے باز نہ آوے گا۔ **اسلمنا** ہمیشہ لاٹھی سے ہوتا ہے اور **آمنا** اس وقت ہوتا ہے جب خدا دل میں ڈالے ایمان کے لوازم اور ہوتے ہیں اور اسلام کے اور۔ اسی لئے خدا نے اس وقت ایسے لوازم پیدا کئے کہ جن سے ایمان حاصل ہو۔ مسلمان تو اپنی موجودہ حالت کے لحاظ سے خود اس قابل ہیں کہ انہی سے جہاد کیا جاوے۔ اب تو وہ زمانہ ہے کہ بچوں کی طرح دین کی باتیں لوگوں کو سمجھائی جاویں +

۱۹ مئی ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت اقدس عہ کی طبیعت ناساز رہی صرف فجر۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت آپ نے ادا کیں +

فجر

بعد نماز حضرت اقدس نے فرمایا کہ ۱۲ ،۱ بجے کے قریب میں نے ایک رویا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ فتح ہوگئی بار بار اسے تکرار کرتا ہے گویا کہ بہت سی فتوحات کیطرف اشارہ ہے اس کے بعد طبیعت وحی کیطرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا + **مجموعہ فتوحات**

قبل از عشاء

اپنی صداقت پر گفتگو فرماتے رہے اور اس امر پر ذکر فرمایا کہ خدا جھوٹے سے اتنا عرصہ دراز یارانہ نہیں لگایا کرتا اگر ہم مفتری ہوتے تو آجتک تباہ اور ہلاک ہو جاتے +

پیشگوئیوں کے ہمیشہ دو حصہ ہوا کرتے ہیں اور آدم سے اس وقت تک یہی تقسیم چلی آرہی ہے کہ ایک حصہ متشابہات کا ہوا کرتا ہے اور ایک حصہ بینات کا اب حدیبیہ کے واقعات کو دیکھا جاوے۔ آنحضرت صلعم کی شان تو سب سے بڑھکر ہے مگر علم کے لحاظ سے میں کہتا ہوں کہ آپکا سفر کرنا دلالت کرتا تھا کہ آپ کی رائے اسی طرف تھی کہ فتح ہوگی۔ نبی کی اجتہادی غلطی جائے عار نہیں ہوا کرتی اصل صورت جو معاملہ کی ہوتی ہے وہ پوری ہوکر رہتی ہے انسان اور خدا میں یہی تو فرق ہے +

۲۰ مئی ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت کی طبیعت ناساز رہی صرف ظہر کی نماز کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازیں بوجہ علالت طبع اور سخت ضعف کے جمع کرکے ادا کی گئیں +

۲۱ مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کی طبیعت آج بھی علیل تھی چنانچہ فجر اور ظہر کے وقت آپ تشریف نہ لاسکے باقی نمازوں میں شریک ہوئے اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہیں ہوا +

مسئلہ طلاق اور نیوگ پر آخری فیصلہ کن امر +

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے معاملہ دل کا
ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا

گذشتہ کسی نمبر البدر میں ہم اس نمایاں فتح کا ذکر کر چکے ہیں جو کہ طلاق اور نیوگ کے مسئلہ کے بارے میں آریہ سماج پر احمدی جماعت لاہور کو حاصل ہو چکی ہے۔ چنانچہ آریہ سماج کے پریزیڈنٹ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے ۲۰ اپریل کے جلسہ میں اعلان کر دیا کہ آئندہ نیوگ کے متعلق بحث سناتن دھرم والوں سے ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ کسی دوسرے نمبر میں ہم اس بحث کا خلاصہ درج کرینگے جسکو خود لاہور کی احمدی جماعت نے ایک لمبے چوڑے اشتہار میں شایع کیا ہے سر دست ہم یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ جیسے ایک شکست خوردہ آدمی داغ ندامت کو اپنے چہرہ سے دور کرنے کے واسطے ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور جھوٹے عذر بنا بنا کر سرخروئی حاصل کرنا چاہتا ہے اسی طرح کی کوشش پھر ایک دفعہ اور آریہ سماج نے کی ہے اور ایک لمبا چوڑا اشتہار دیا ہے جو ان غلط بیانیوں اور خلاف واقعہ امور سے بھرا ہوا ہے جن کو کوئی فرقہ اہل اسلام کا قبول ہی نہیں کرتا اور پھر روئے سخن کو حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر اگیا ہے جسکا ذکر لاہور کی احمدی جماعت کے جائنٹ سکرٹری میاں معراج الدین عمر صاحب رئیس لاہور نے اس ہفتہ قادیان میں کرکے وہ اشتہار بھی پیش کیا۔ اس پر حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک آخری فیصلہ کن معیار تجویز کیا ہے جس سے بڑھکر آئندہ طلاق اور نیوگ کے مسئلہ پر روشنی پڑ ہی نہیں سکتی۔

ہمیں آریہ سماج پر کمال افسوس ہے کہ جس حالت میں لیکھرام کی موت نے قطعی اور اصولی طور پر مذہب اسلام اور آریہ میں ایک فیصلہ کر دیا ہوا ہے تو اب وہ کس منہ سے پھر سامنے آتے ہیں اور فروعات پر بحث کرتے ہیں لیکھرام کی موت نے اسلام کی صداقت پر مہر لگا دی ہے اسلام کے خدا کو ایک سچا زندہ۔ مقتدر۔ متصرف اور دعاؤں کو قبول کرنے والی اور اپنے بندوں کی تائید اور نصرت کرنے والی ہستی ثابت کر دیا ہے۔ تو اب اس کے بعد مسئلہ طلاق اور نیوگ پر بحث مباحثہ چہ معنے دارد۔ ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ آریہ سماج کیطرف سے جو ایک کامل مختار نامہ لیکھرام کو دیکر اس کی عزت افزائی کی گئی تھی اور بحیثیت ایک وکیل آریہ سماج کے حضرت امام الزمان علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کیا تھا۔ ایک طرف لیکھرام نے حضرت مرزا صاحب کی نسبت پیشگوئی کی تھی اور ایک طرف حضرت مرزا صاحب نے لیکھرام کی نسبت پیشگوئی کی تھی اور فریقین نے ایک دوسرے کی موت کو اپنے اپنے مذہب کے سچے اور جھوٹے ہونے کا معیار قرار دیا تھا۔ مرزا صاحب بفضل خدا ابتک زندہ موجود ہیں اور دن دوگنے رات چوگنے ترقی فرما رہے ہیں۔ مگر ناکام لیکھرام مر کر خدا کے غضب کی آگ کا لقمہ بن چکا ہے اور اس طریق سے ایک ایسی نمایاں فتح آریہ سماج پر مذہب اسلام کو حاصل ہو چکی ہے کہ اب اس کے بعد کسی اور مقابلہ کی ضرورت نہیں۔ لیکھرام نے مرکر آریہ سماج کے پرمیشر اور اس کی قدرت وغیرہ کی حقیقت کھولدی۔ آریہ سماج کو لازم تھا کہ اب اس کے بعد حضرت مرزا صاحب [illegible] روئے سخن نہ کرتے مگر بمصداق اس مثل کہ رسی تمام جل گئی پر بل نہیں جلا۔ آریہ سماج چاہتی ہے کہ ان کی دیانندی تعلیم کی اور حقیقت کھلے۔ سچ ہے ؎

گر نکے پروانہ را چوں موت آید فراز
سے [illegible] شمع سوزاں از رہ شوخی و ناز

وہ بہت ہی آسان فیصلہ کی راہ جس سے نیوگ اور طلاق کا فرق معلوم ہو سکتا ہے یہ راہ ہے کہ ہمارا ابتک یہ خیال ہے کہ جیسے ہر ایک فرد بشر میں مادہ حیا اور غیرت کا فطرتی طور پر موجود ہوتا ہے اور جس کی نظیر ہمیں فاسق سے فاسق قوم کنجروں میں بھی اسی طرح سے ملتی ہے کہ وہ اپنی بیویوں کی نسبت جنکو وہ بیوہ کہتے ہیں ہرگز روا نہیں رکھتے کہ کسی غیر سے برائے حصول زر یا اولاد ہمبستر کرا دیں اسی طرح سے یہ مادہ حیا اور غیرت کا آریہ سماج کے ممبروں میں موجود ہے اور اس خدا داد نعمت کو ان کی پبلک نے عموماً اور ان کے شرفاء نے خصوصاً ہاتھ سے نہیں دیا ہے اور نیوگ کے مسئلہ پر جسکے معنے یہ ہیں کہ ایک زندہ خاوند والی عورت باوجود موجودگی اپنے خاوند اور اس کے شہوانی قوےٰ کے حصول اولاد کے واسطے دوسرے غیر مرد کے پاس ہمبستر کرانے کے واسطے بھیجی جاوے اور وہ خاوند اس غیر مرد کے واسطے اپنے ہاتھ سے چارپائی اور بستر وغیرہ تیار کرے بلکہ دودھ اور جلیبی وغیرہ اشیاء مقویات بھی سرہانے رکھدے کہ اپنی طاقت کو تازہ کرنے کے واسطے وہ ان کو کھاتا رہے (اور جب تک اس کے بچے نہ ہولیں وہ برابر غیر مرد یا مردوں سے ہمبستر ہوتی رہے) جسقدر زور یہ لوگ دے رہے ہیں اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسے بت پرست ہندوؤں میں یہ عادت چلی آتی ہے کہ وہ اپنے رشیوں اور مہاتماؤں کی پرستش کرتے رہے ہیں انہی کے قدم بقدم چل کر یہ لوگ پنڈت دیانند کی کورانہ تقلید کرتے ہیں اور قطع نظر اسکے کہ وہ اس بات کو پرکھیں کہ اس کی تعلیم فطرتی اور طبعی تقاضوں کے موافق ہے انہیں محض قومیت کی غرض سے اس کی ہر ایک ناپسندیدہ بات پر بھی آمنا وصدقنا کہدیتے ہیں ورنہ یہ بات بالکل قرین قیاس نہیں ہے کہ اس بیہودگی اور بے غیرتی کے اصول پر کوئی قوم بھی کاربند ہو سکے اور آج اگر آریہ قوم کے شرفاء اپنے دماغوں سے اس خیال کو کہ یہ پنڈت دیانند کا فرمودہ اور اقتباس ہے ذرا دور کر کے پھر سوچیں کہ اگر یہی مسئلہ کوئی اور مذہب انکے سامنے قبولیت کے واسطے پیش کرتا تو کیا وہ قبول کرتے اور اس تعلیم پر اعتراض نہ کرتے تو ان پر نیوگ کی لفظی تائید کی حقیقت کھلجاتی +

پنڈت دیانند نے اس مسئلہ کو کیوں لکھا اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ پنڈت دیانند تمام عمر مجرد رہا۔ اور اسے بیوی نصیب نہیں ہوئی۔ اسلئے اسکو اس غیرت کی خبر نہیں تھی جو ایک شریف اور غیور انسان کو اپنی بیوی کی نسبت ہوا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کی ناتجربہ کار فطرت نے محسوس نہ کیا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں +

ایک انسان جو کہ مجردانہ زندگی بسر کرتا ہے اس سے ایسی غلطی کا امکان ہے مگر آریہ قوم تو ایک متاہل قوم ہے وہ اس غیرت اور حیا کو سمجھ سکتی ہے جو کہ ایک باحیا بیوی کے بارے میں ایک شریف مرد کو ہوا کرتی ہے اور ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ آریہ سماج کل ممبر اس نیوگ کے مسئلہ سے ہرگز متفق نہیں ہیں ان میں سے صرف چند ایک خواہش پرست لوگ اسکی تائید میں ہونگے جو کہ دوسروں کی بہو بیٹیوں کی چادر عصمت کو پھاڑنے اور اپنے نفسانی جوشوں کو پورا کرنے کے لئے اس کے مؤید ہوں +

اور نیوگ کے مقابلہ پر طلاق کو پیش کرنا ایک سخت احمقانہ کارروائی ہے جسکا جواب مختلف کتابوں رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ سے دیا جا چکا ہے کہ طلاق کو کوئی نسبت نیوگ سے نہیں ہے۔ طلاق میں عورت کا کوئی تعلق اس مرد سے نہیں رہتا جس کی وہ بیوی تھی اور طلاق کی بنیاد حکیمانہ غیرتمندانہ اصول پر ہے کہ جب عورت میں اخلاقی یا عملی طور پر ایسی بات پیدا ہو جاوے کہ اس کا تعلق اس کے مرد کے واسطے باعث خطر یا ضرر ہو تو جس طرح کہ دکھ دینے والے یا سڑے گلے عضو کو کاٹ کر جسم سے الگ کر دیا جاتا ہے اور وہ جسم کا عضو نہیں رہتا اسی طرح مطلقہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں اور جیسے مرد کو اختیار ہے کہ قطع تعلق کرے ویسے ہی عورت کو اختیار ہے کہ وہ بھی قطع تعلق کرے فرق صرف اتنا ہے کہ عورت اگر قطع تعلق چاہے تو وہ قاضی یا حاکم وقت کی معرفت کر سکتی ہے اور مرد کو کسی واسطہ کی ضرورت نہیں ہے جیسے کہ آیت و لھن مثل الذی علیھن سے ثابت ہے۔ مثل کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ عین نہ ہو کچھ فرق بھی ہو وہ فرق یہی ہے کہ مرد بلا واسطہ اور عورت بالواسطہ قطع تعلق کر سکتے ہیں اور طلاق ایک ایسا فعل ہے کہ جسکے بجالانے میں نفس پر حرج نہیں ہے اور عقل اور کانشنس اور فطرت اور ہر ایک قوم اور مذہب نے اس کی ضرورت کو تسلیم کر کے اس پر عملدرآمد کیا ہے اور کرتے ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں نیوگ پر عملدرآمد میں نفس پر حرج ہے اور اگر آریہ سماج ہمارے اس خیال سے متفق نہیں ہے کہ نیوگ اُن کی کانشنس۔ فطرت۔ عقل۔ حیا۔ غیرت کے مخالف پڑا ہوا ہے اور وہ صرف دیانند کی پرستش کے خیال سے اس کی تائید میں کلام کرتے ہیں۔ جس غیرت اور حیا کے ہم دعویدار ہیں کہ ان میں ضرور موجود ہے اور وہ اندرونی طور پر نیوگ سے متنفر ہیں۔ آریہ میں وہ ہرگز موجود نہیں اور ہمارا خیال غلط ہے اور طلاق میں نفس پر حرج نہیں ہوتا۔ اور نیوگ میں ہوتا ہے اور یہ کہ آریہ سماج کے شریف ممبر ہرگز اس کی تائید میں نہیں ہیں تو اس بات کے فیصلہ کرنیکے واسطے ہم یہ معیار پیش کرتے ہیں کہ اگر واقعی طور پر یہ ایک قابل عمل مسئلہ ان کے درمیان ہے تو وہ اس پر عمل کر کے دکھلاویں اور اس عملی ثبوت کے نشانات جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں جب پورے ہو جاوینگے تو اس کے بعد ہمارا کوئی اعتراض نیوگ پر نہ ہوگا اور ہم سمجھ لینگے کہ آریہ سماج واقعی طور پر نیوگ کو مانتی ہے۔

(۱) کہ آریہ سماج اپنے موجودہ سربرآوردہ ممبروں میں سے ان ممبروں کی فہرست پیش کرے جن کی ولادت بذریعہ نیوگ کے ہوئی ہے۔

(۲) اپنے ان سربرآوردہ ممبروں مثلاً وکلاء بیرسٹر۔ ساہوکار۔ عہدہ داران گورنمنٹ و آریہ سماج وغیرہ کی فہرست شائع کرے جن کی شادیاں بیاہ وغیرہ ایک عرصہ سے ہوئے ہیں اور ان کی اولاد نہیں ہوئی یا صرف لڑکیاں ہوئی ہیں اور لڑکے نہیں ہوئے۔ اور ان تمام نے (الف) اپنی بیاہتا بیویوں سے نیوگ کروا کر اولاد حاصل کی ہو۔ (ب) یا اب نیوگ کروا رہے ہیں کہ اولاد حاصل ہو۔ (ج) یا ان کی عورتیں کس عرصہ میں کس قدر غیر مردوں سے نیوگ کروا کر کس قدر بچہ حاصل کر چکی ہیں اور اگر نہیں کروایا تو کیوں نہیں۔

(۳) نیوگی اولاد اور دوسری حقیقی اولاد میں کیا مابہ الامتیاز آریہ سماج نے قائم کیا ہے +

(۴) پنڈت لیکھرام صاحب جو کہ لاولد مرے ہیں انہوں نے اپنی بیوی کو نیوگ کے واسطے کسی غیر کے حوالہ کیا تھا کہ نہیں اگر ایک بیرج داتہ سے اولاد نہیں ہوئی تھی تو دوسرے بیرج داتہ کی تلاش کی گئی تھی کہ نہیں اگر نہیں کیا تو کیوں نہیں +

(۵) اب پنڈت لیکھرام کی وفات کے بعد اس کی بیوہ نے آج تک نیوگ کیا کہ نہیں کہ اس مقتول کی نسل قائم رہتی۔ نہیں کیا تو کیوں نہیں +

غرضیکہ یہ ثبوت ہیں کہ جن کے ذریعہ سے اس کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر نمبر ۲ کی فہرست آریہ سماج نہ شائع کر سکے تو ہمیں اجازت دیجاوے تو کہ ہم ایک ایسی فہرست شایع کر دیں جس میں درج ہو کہ فلاں فلاں معزز آریہ کے گھر اتنے عرصہ سے اولاد نہیں ہے۔ اور انہوں نے نیوگ نہیں کروایا +

اور اس ثبوت میں ایک امداد آریہ سماج کی ہم اپنے ذمہ لیتے ہیں کہ اگر آریہ سماج نیوگ پر عملدرآمد کرے اور جس دن کسی معزز آریہ کی بیوی نے کسی سے نیوگ کروایا ہو تو اس دن نیوگ کے اعلان کے اخراجات کے ہم کفیل ہوتے ہیں۔ دف۔ باجہ۔ وغیرہ ہم سب اپنی طرف سے مہیا کرینگے بلکہ ایک جماعت معزز اہل اسلام کی ان کے گھر جا کر اس بیرج داتا اور اس عورت کے حقیقی خاوند دونوں کو مبارکباد دیا کرینگے اور اسکے بالمقابل اگر آریہ

درس قرآن شریف

جزو ۵ رکوع ۸

گذشتہ اشاعت سے آگے

این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ وان تصبھم حسنۃ یقولوا ھذہ من عند اللہ وان تصبھم سیئۃ یقولوا ھذہ من عندک۔ قل کلٌ من عند اللہ فمال ھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا ما اصابک من سیئۃ فمن نفسک وارسلنک للناس رسولا + وکفٰے باللہ شہیدا +

ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ

جہان تم ہو تم کو موت پالے گی خواہ تم مضبوط قلعون مین ہی کیون نہ ہو۔ اگر ان کو کچھ سکھ اور نیکی پہونچتی ہے۔ تو کہتے ہین کہ یہ اللہ تعالے کیطرف سے ہے اور اگر دکھ پہونچتا ہے تو کہتے ہین کہ یہ تیری طرف سے ہے۔ تو کہدے کہ سکھ اور دکھ سب ہی اللہ تعالے کیطرف سے ہی کہ وہ ہی بھیجتا ہے۔ ان لوگون کو کیا ہو گیا ہے کہ بات کو نہین سمجھتے۔ بات یہ ہے کہ جو سکھ اور نیکی پہونچتی ہے اس کا سرچشمہ تو اللہ تعالے کی پاک ذات ہے اور جو دکھ پہونچتا ہے اوسکا سرچشمہ تیرا اپنا ہی نفس ہے اور ہم نے تو تم کو لوگون کی طرف پیغام پہونچانے والا بناکر بھیجا ہے۔ اور اس بات پر خدا کی گواہی کافی ہے +

جنگون کی فلاسفی سے تم آگاہ ہو کہ دین - آبرو جان اور مال کی حفاظت کے واسطے اس قسم کی ضرورت آپڑتی ہے کہ جنگ کیجاوے اور بہت سی بیش قیمت جانون کو بچانے کے واسطے کچھ جانین قربان کردیجاتی ہین - موت سے انسان بچ سکتا تو ہے نہین پھر ذلت کی موت کیون اختیار کیجاوے +

ہر ایک قسم کا سکھ اور نیکی اللہ تعالے ہی کی طرف سے آتی ہے اوس کے سوا کسی دوسرے مین یہ طاقت نہین ہے کہ سکھ دیسکے خدا تعالے رحمٰن ہے اُس نے سکھ کے سامان ہاتھ پاؤن آنکھ کان ناک وغیرہ سب اعضاء اور آرام دہ اشیاء اپنے فضل سے عطا کئے ہین۔ قسم قسم کے لباس پھل پھول عقل اور قوت ادراکی وغیرہ یہ سب سکھ کی چیزین اللہ تعالے کے فضل ہی سے حاصل ہوتی ہین۔ لیکن دکھ انسان کے اپنے ہاتھون کی کمائی ہوتی ہے جب وہ خدا تعالے کے عطا کردہ نعمتون کی قدر نہین کرتا اور ان کو بے محل استعمال کرتا ہے تو دکھ پاتا ہے خدا تعالے کی ذات ہرگز ہرگز ظالم نہین ہے۔ قل کل من عند اللہ کے یہ معنے ہین کہ گناہون کی سزا اور نیکیون کا ثواب اللہ تعالے ہی دیتا ہے۔ اگر یہ اعتراض ہو کہ دکھ کا سرچشمہ کیون اللہ تعالے کو کہا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی بدکاری کیوجہ سے اس دکھ کا دینے والا اللہ تعالے ہی ہے اس لئے دکھ کو بھی اس کی طرف منسوب کیا گیا۔ مثلاً ایک قیدی جو جیلخانہ مین جاتا ہے تو گورنمنٹ کے ہی حکم سے جاتا ہے اور گورنمنٹ اسے اُس کے بداعمال کی پاداش مین جیل خانہ بھیجتی ہے۔ اسی طرح بڑے بڑے منصب جو لوگون کو ملتے ہین وہ بھی گورنمنٹ سے ہی ملتے ہین۔ غرضیکہ گورنمنٹ ہی کی عنایات سے ایک شخص مورد انعام ہوتا ہے اور گورنمنٹ کے ہی خلاف ورزی سے مورد عذاب ہوتا ہے۔ لیکن مورد عذاب ہونے کی ایک وجہ ہوتی ہے جو کہ نافرمانی ہے اور مورد انعام ہونے کی بہت راہین ہین کبھی انسان اپنی لیاقت سے کبھی ذاتی اور خاندانی وجاہت سے کبھی حسن خدمات سے اور کبھی کسی مقرب کی سفارش سے مورد انعام ہوجاتا ہے مثلاً اگر مین چورون یا ڈاکوؤن کے گھر پیدا ہوتا تو باوجود اس کوشش اور محنت کے جو مین نے آج تک کی ہے اس موجودہ ترقی پر نہ پہونچ سکتا۔ تم معلوم کرسکتے ہو کہ کسقدر رکاوٹین درمیان مین تھین یہ سب اللہ تعالے کا خاص فضل ہی تھا کہ اس نے اس مقام تک پہونچایا ہوا ہے۔ وکفٰے باللہ شہیدا۔ اللہ تعالے کی گواہی دو طرح سے ہوتی ہے۔ ایک تو اس طرح کہ وقت پر ان تمام پیشگوئیون کو پورا کردیا جو کہ آنحضرت صلعم کے دعاوی اور زمانہ کے متعلق تھین۔ دوسرے اس طرح سے کہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلعم کی نصرت کرکے اور آپکے دشمنون کو ہلاک کرکے اور آپ کی کامیابی مین ہر ایک روک کو دور کرکے گواہی دیدی کہ یہ ہمارا بھیجا ہوا ہے۔ دونون فریق اللہ تعالے ہی کی مخلوق تھے اور دونون کے اعمال سے وہ خوب واقف تھا جو سچا تھا آخرکار اللہ تعالے نے اسے فتح دیدی۔ اور نیز اچھے لوگون کو اپنے مکالمات سے بھی آگاہ کیا کہ یہ رسول اللہ اور راستباز ہے۔ جیسے فرمایا **اذا وحیت الی الحواریین ان امنوا بی وبرسولی** +

احمدیہ روشنائی - مرزا عبد الکریم صاحب تاجر بالیر کوٹلوی کی بنائی سیاہی دوسری روشنائیون سے عمدہ دفتر البدر سے ملسکتی فی بوتل یہ اعلے قسم اور ادنے قسم تاجرونکو خاص رعایت +

مراسلات

برادرم سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ +

آپ کا اشتہار مورخہ ۱ مئی سنہ ۱۹۰۳ء بطور ضمیمہ البدر بابت ایک ماہوار رسالہ کے پہونچا۔ اس کو پڑھ کر جس قدر خوشی جماعۃ احمدی انبالہ کو ہوئی وہ تحریر سے باہر ہے خدا کا شکر ہے کہ آپنے اس اہم ضرورت کو محسوس کرکے اس کی انجام دہی کا بیڑا اٹھایا ہے۔ خدا عزوجل اس مین آپ کا حامی ہو اور بہت جلد یہ رسالہ جاری ہوکر آنکھون کو نور عطا فرماوے انشاء اللہ العزیز یہ رسالہ نہایت مقبول ہوگا اور آپ کو اسکی مساعی جمیلہ جزاء نیک عطاء فرماویگا +

مندرجہ ذیل احباب کے نام آپ رسالہ جاری فرماؤ قیمت فوراً ارسال خدمت ہوگی اور یہ نام درج رجسٹر خریداران فرمادین +

بابو عبد الرحمان صاحب ہیڈ کلرک خزانہ شہر انبالہ محلہ پختہ باغ

چوہدری رستم علی خانصاحب کورٹ انسپکٹر پولیس انبالہ

حاجی محمد رمضان صاحب خیاط عرف محمد متصل مسجد کلان۔ محلہ پختہ باغ انبالہ شہر

قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ انجمن موید الاسلام دہلی کوچہ بلاقی بیگم۔

مرسلہ نیاز مند قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ دہلی حال وارد شہر انبالہ۔

مقدمہ

گورداسپور کی عدالت مین جو مقدمات حکیم فضل الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کیطرف سے کرم الدین وغیرہ پر دائر تھے اور جن کے انتقال کی درخواست کرم الدین کی طرف سے چیف کورٹ مین نامنظور ہوئی تھی مورخہ ۲۳ - مئی ان کی پیشی تھی مگر اس دن کوئی کارروائی نہین اور اب پھر ۲۲ - جون مقرر ہوئی ہے۔ جہلم کے مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۵ مئی تھی اس دن فریقین حاضر ہوئے مگر عدالت نے کوئی فیصلہ نہین سنایا اور کہا کہ آخر مئی تک کسی تاریخ مین فیصلہ دیا جاویگا +

فوٹو

حضرت اقدس امام الزمان عہ کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جسمین فوٹوگرافر نے اپنے فن کو عمدگی سے نبھاکر ہر ایک خط وخال کا پورا نقشہ لائیٹ اور شید کو مد نظر رکھکر دیا ہے جسکے عکس مین آپکا نام بھی جلی اور خوشنما خط سے لکھا ہوا ہے۔ فل سائز پر دفتر البدر مین عمدہ کارڈ

اصلاح مستورات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی توجہ جن دینی امور کی اصلاح کی طرف ہے اس مین ایک جزو مستورات کی اصلاح کی بھی ہے - چنانچہ وقتاً فوقتاً اس پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام تقریرین بھی فرماتے ہین اور خود آپ کا عملی نمونہ بھی ایسا ہے کہ جسے سن سن کر قلب خود بخود فتوے دیتا ہے کہ اس میدان مین ہم تو ابھی طفل مکتب ہین اور جہان ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کرین وہان یہ بھی ہے کہ اپنے اس ساتھی کو جو کہ تقوے کی راہون پر عملدرآمد کرنے مین ہمارا بڑا معاون و مددگار ہے - ان اخلاقی فضائل سے محروم نہ رہنے دین جو کہ انسانیت کا لازمہ اور جزو اعظم ہین اس خیال نے مجھے تحریک دی ہے کہ البدر کے کالمون کے مضامین مین سے ایک حصہ احمدی خاتونوں کے .... لئے رکھا جاوے جس مین اسلام کی تاریخی مستورات کے حالات ان کے زہد و تقوے - جرأت بہادری - نیک دلی - عفت - صدق و وفا - کا بیان ہو اور جن کے حالات کو پڑھکر ہمارے احمدی بھائیون مین تحریک ہو کہ کاش ہماری عورتین بھی ایسی ہون اور احمدی بہنون کو یہ امنگ پیدا ہو کہ ہم بھی اپنی سلف بہنون کے ہمرنگ اخلاق فاضلہ مین ہون - جو احباب ان مضامین مین میرا ہاتھ بٹاوینگے ان کے مضامین بعد پسندیدگی شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہوا کرینگے اور وقتاً فوقتاً بذریعہ البدر اطلاع دیجایا کرے گی کہ عورتون کے متعلق کس امر پر مضامین کی ضرورت ہے +

سردست افتتاحی طور پر ہم ایک صحابیہ خاتون کا حال درج کرتے ہین جس سے ہماری دینی بہنون کو معلوم ہوگا کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ مین عورتون کو نیک اعمال کی کثرت کی کسقدر تڑپ تھی اور نیکیو نمین سبقت کا خیال کس جرات سے ان کو آنحضرت صلعم کے دربار مین لاتا ہے اور ان کے حقوق کا مطالبہ کرواتا ہے اور آج کل کی مستورات نے دنیوی آرایش کو کس قدر مرغوب کیا ہوا ہے اور وہ مذہبی زیور زینت سے کسقدر عاری ہین +

اسماء

حضرت یزید بن السکن اشہلی صحابی انصاری کی دختر کا نام ہے - یہ صحابیہ فصاحت بیان اور طلاقت لسان مین شہرۂ آفاق تھین ایک دفعہ تمام صحابیہ عورتون نے کیبنی کرکے اور اسماء کو اپنا قائم مقام بناکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ کیا جب آپ بارگاہ رسالت مین آئین تو آپ سے مودب ہو کر یہ عرض کی -

"اے پیغمبر خدا میرے والدین آپ پر فدا ہون چونکہ آپ مردون اور عورتون دونون کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہین اس لئے عورتون کیطرف سے مین ایک بات عرض کرنے آئی ہون اور وہ یہ ہے کہ ہم عورتین اپنے شوہرون کے گھرون مین رہتی ہین پردہ مین رہنا ہمارا کام ہے - مردون کی خانگی اور ذاتی ضرورتون کو ہم ادا کرتی ہین اور ہم دیکھتی ہین کہ مرد جمعہ اور جنازہ کی نمازین پڑھتے ہین - بیمارون کی عیادت اور جنازہ کی متابعت کرتے ہین - حج کو جاتے ہین جہاد ان کے لئے مخصوص ہے اور جبکہ مرد ان فرائض کو ادا کرنے کے لئے گھرون سے روانہ ہوتے ہین ہم ان کے عیال کی نگران رہتی ہین ان کے مال کی حفاظت کرتی ہین - کیا ہم کبھی مردون کے ان نیک اعمال مین سے کچھ حصہ ملنے کی امید ہو سکتی ہے"۔ آنحضرت صلعم یہ فصیح اور عاقلانہ تقریر سنکر اصحاب کیطرف مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ کیا کبھی تم نے ایسی فصیح و بلیغ تقریر سنی ہے سب نے بالاتفاق کہا ہرگز نہین سنی - اس کے بعد آپ نے اسماء سے فرمایا اے عزیزہ جا اور سب عورتون سے کہدے کہ اگر وہ اپنے شوہرون کو خوش رکھینگی تو ان کا یہ ایک عمل ان کے سب نیک اعمال کے برابر ثواب کا مستحق ہوگا +

نوٹ - جیسے عورت کو حکم ہے کہ مرد کو خوش رکھے ایسے ہی مرد کو حکم ہے کہ عورت کو خوش رکھے قرآن شریف مین ہے عاشروھن بالمعروف اور ولھن مثل الذی علیھن اور حدیث شریف مین ہے - خیرکم خیرکم لاھلہ +

طبی نوٹ

پیٹ کو لٹا کر دیکھو **اول** پیٹ کی شکل پسلی کے مابین گولائی پر ہونی چاہئے اور چمڑا موٹا - اگر فرق ہو تو معدہ درست نہین - **دوم** اس کے ٹٹولنے سے جگر - طحال اور رسولی کا پتہ لگے گا - **سوم** ٹھوکو تاکہ نفخ اور پانی کا حال معلوم ہو - **چہارم** الٹے ہاتھ سے دیکھو کہ حرارت کا اندازہ ہو - قارورہ یرقان اور طحال مین سیاہ اور زرد رنگ کا اور قوام گاڑھا - گردہ کی ریت ہو تو گوشت کے دھوون کی طرح - ذیابیطس ہو تو مقدار مین زیادہ اور سوزاک ہو تو مقدار مین بہت کم ہوگا -

خصیہ اگر چھوٹے ہون تو اولاد کمزور - بدشکل کم - یا صرف لڑکیان ہونگی +

مریض کے اٹھنے بیٹھنے سے مفاصل کا پتہ لگتا ہے - پاخانہ رسّے کی طرح ایک دم آنا چاہیئے یہ صحت کی علامت ہے باقی کل اقسام ناقص ہین تھوڑا تھوڑا آوے تو امعا کا مس ہے بہت پتلا ہو تو امعا کی رطوبت سے - آواز کے ساتھ آوے - تو ریاح ہے - زیادہ عفونت والا ہو تو حرارت ہے سفیدی مائل یرقان کے باعث - سبز چکنے...... ساگ یا گندک کی طرح ہو گو اختلاف ہے کہ گرمی یا سردی سے مگر زہریلے مادے سے ضرور ہوتا ہے +

استفسار

خریدار ۲۲۱ - از مورو -

جس قسم کا نسخہ آپ نے بذریعہ البدر کے چاہا ہے اس قسم کے نسخہ جات خلاف تہذیب سمجھکر البدر مین درج نہین ہوتے +

مختلف خبرین اور حالات

تخرج الصدور الی القبور اس الہام کے تحت مین ایک اور صاحب بھی چل بسے وہ سید محمود صاحب ہین جنہون نے غالباً ۸ - مئی کو بروز جمعہ انتقال کیا ہے - یہ سر سید احمد خان صاحب - کے سی ایس آئی کے صاحبزادہ تھے +

ریاست کپورتھلہ مین بھی طاعون زورون پر ہے +

شہر لاہور اور اسکے گرد نواح مین طاعون سے ۷۴ وارداتین ۸ - ۹ - ۱۰ مئی کو ہوئین - پنجاب مین ہفتہ مختتمہ ۲ - مئی تک طاعونی وارداتون کی تعداد ۸۴ ہے ۲ - ۱ اور اموات ۱۶۹۸۴ تھی +

البدر

عربی نظم - حضرت اقدس کی عربی کتب مین جس قدر عربی اشعار اور قصاید ہین ان تمام کا ترجمہ معہ عربی ابیات کے جنہیں پڑھنے مین آسانی کی خاطر اعراب بھی دئے ہونگے اور انشاء اللہ ایسے خوشخط لکھے ہونگے کہ ایک بچہ بھی پڑھ لیوے بذریعہ ہمارے ماہوار رسالہ کے احمدی احباب تک پہونچایا جاسکیگا۔۔۔۔ صرف ایک صد درخواست پوری ہونے کی انتظار ہے +

ضروری التماس! احمدی احباب سے میری یہ ہے کہ جس جس صاحب کے پاس حضرت کے مکتوبات یا حضرت حکیم الامت اور دیگر جلیل القدر اصحاب کے ایسے خطوط اور مراسلات ہون جن کی اشاعت سے آیندہ نسلین کچھ سبق حاصل کر سکتی ہین وہ ماہوار رسالہ مین اندراج کے واسطے ضرور ارسال فرماوین اور دور و نزدیک اپنے احباب تک اس خبر کو پہونچا دیوین کہ یہ تمام متبرک مضامین اب ایک مجموعی ہیئت مین بہ شکل کتاب آنے والے ہین۔ جو اشتہارات یا خطوط وغیرہ احمدی احباب برائے اندراج رسالہ ارسال فرما دینگے وہ بعد اندراج بجنسہ واپس کر دئے جاوینگے انشاء اللہ تعالے +

تواریخ کا جو حصہ ماہوار رسالہ مین رکھا ہے اسکی تکمیل کے واسطے یہ ضروری امر ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ اپنی بیعت کے اسباب اور تحریکات اور بعد بیعت کے جو نشانات اس نے اپنے نفس یا خویش و اقارب مین دیکھے ہین یا استجابت دعا جو اس کی ترقی ایمان کا موجب ہوئی ہو ان تمام باتون کو معہ قید تاریخ و سنہ کے مفصل لکھکر دفتر البدر مین روانہ کرے اور تمام حالات ایسے ہون جن کی صحت پر ان کو کامل وثوق ہو +

بقایا داران البدر کو بار بار یاد دلائے بغیر ہم رہ نہین سکتے کیونکہ ضرورتین مجبور کرتی ہین امید ہے کہ میرے دینی بھائی اپنی ذاتی ضرورتون کی طرح البدر کی مالی ضرورتون کو محسوس کرکے بہت جلد اپنے حساب بے باق کر دیوینگے +

اردو و فارسی نظم - البدر کے گذشتہ نمبرون مین ہماری لاعلمی سے اکثر ایسی نظمین درج ہوچکی ہین جو کہ علم عروض کے قواعد کے روسے بالکل غلط تھین جس کی نسبت ہمارے معزز احباب نے شکایت کی ہے اسلئے آیندہ صرف وہی نظم درج اخبار ہوا کرے گی جو کہ فن شاعری کے روسے قابل اعتراض نہ ہو +

اشاعت - اخبار مین ناظرین ہمیشہ ساعی رہین ابھی تک اس کی اشاعت ۰۰ ہا تک نہین پہونچی +

ماہوار رسالہ کی نسبت چودھری رستم علی صاحب احمدی انبالہ سے تحریر فرماتے ہین کہ مین حتی الوسع اس مین آپ کو امداد دونگا۔ نیز البدر سے خصوصیت سے ہمدردی رکھنے والے ہمارے دوست سید مدثر شاہ صاحب نے کچھ مضامین حضرت اقدس اور نیز مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے ارسال فرمائے ہین دیگر احباب سے بھی التماس ہے کہ وہ ایسے مضامین کا ذخیرہ ضرور دفتر البدر مین ارسال فرماوین +

نوٹ - جن احباب کو اصل مضامین کی ضرورت ہوگی وہ ان کو بعد نقل واپس دئے جاوینگے +

صیانتہ الناس + اندنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب مرہی روانہ کیا تھا اسکا جواب مولوی صاحب نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بکڈپو سے بہ قیمت ایک آنہ ۱ پائی ملسکتا ہے + ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو چاہیئے کہ اس کی متعدد کاپیان خرید لیوین +

خطاب بہ آریہ قوم

یہ نظم حضرت اقدس کے مخلص خادم جناب منشی نبی بخش صاحب کلرک ریلوے دفتر لاہور کی طبعزاد ہے جو انہون نے ایکدفعہ لاہور کے ڈیبیٹنگ کلب مین لیکھرام کے مقابلہ مین پڑہی تھی

نظم

آج ہم اس بزم مین کچھ ماجرا کہنے کو ہین | یعنی توصیف خدائے کبریا کہنے کو ہین
ذرہ از لطف و فیض مصطفے کہنے کو ہین | صدق دل سے صاجو یہ مدعا کہنے کو ہین

جز محمد مصطفے ہرگز خدا ملتا نہین
اس صبا بن غنچۂ دل مطلقاً کھلتا نہین

ہے خدا بے مثل و واحد جامع وصف کمال | اور محمد سے نبی باعزت و قدر و جلال
ملتی ہے اس کی اطاعت سے حیات لازوال | اور محبت اس کی بن سکتی فقط ہم خیال دل

اے عزیزو دیکھو ہم برملا کہنے کو ہین
قدسیان عرش اعظم مرحبا کہنے کو ہین

ہین زمین و آسمان شاہد بیک قول و زبان | کر رہی نغمہ سرائی قدسیان کروبیان
خالق و قیوم عالم ہے خداوند یگان | اور محمد کی ثنا ہر ایک کے ورد زبان

شاہد اس کلمہ پہ ہم قول خدا لائے ہین
اور گواہ اسپر فرار دن اولیا لائے ہین

غرق ظلمت ہو رہے تھے جبکہ جملہ بحر و بر | اور شجر توحید کا مرجھا چلا تھا سربسر
ناخدائی کس نے کی تھی جانمن وقت خطر | باغ وحدت کو کبھی سینچا کسنے خیر البشر

اک جہان شاہد ہے اس پر کچھ نہان بیہی نہین
دیکھ لو تاریخ عالم کیا عیان تم پہ ہے نہین

کیا عرب کے حال سے واقف نہین ہو تم | زمرہ دختر کشان وہ تھے تو زمین مین دفن
پیر تھے یا طفل تھے یا تھے جوان پیلتن | مبتلائے کفر تھی بس جابجا ..... مرد و زن

پیر اطاعت سے نبی کی خیر امت ہوگئے
اک نظر سے ماحیٔ بدعات و ظلمت ہوگئے

اک عرب پر ہی نہین احسان فخر مرسلا | شرق و غرب اتر دکن تک ہے یہی مین خوان
بالیقین سب ہین منت مین سبھی خورد و کلان | ہوگئے اکسیر اکیدم خاک سے وہ بیگمان

مردۂ صد سالہ تھے اک آن مین زندہ ہوئے
چھوڑکر غیرون کو وہ اللہ کے بندے ہوئے

کم نہ تھی حالت تمہاری بتکی اے دوستان | مندرون مین بت پڑے تھے سیکڑون کیا صد ہزار
آب و آتش کی پجاری لاتعداد رخیال | وحدت باری کا اسمین کچھ نہ تھا ہرگز بچار

یہ اثر تھا بید کا جس پر ہے تمکو فخر و ناز
چھوڑ دو اس بے ثمر کو دوستو اور آؤ باز

ہے کمال اسلامیون کا تم پہ احسان بڑا | باب وحدت کھولکر تمکو سنایا بارہا
بدلہ نیکی کے بدی تم سے ملی ہمکو جزا | وہ اثر قران کا تھا اور یہ نتیجہ بید کا

غور سے خود سوچ لو رکھتے ہو گر عقل سلیم
ہو تمہارا ہادی و ناصر خداوند کریم

تم بہت مغرور ہو اپنی وجاہت پر جناب | مال و دولت کی فقط ہے چند دن آب و تاب
عیش باطل ہے تمہاری سعی کا لب لباب | رنگ لائیگی تمہاری وقت مردن یہ شراب

کیون بھلایا دل سے خوف خالق ارض و سما
دیدہ و دانستہ کیون کرتے ہو تم ترک حیا

صد ہزاران تم سے پہلے صاحب سیف و قلم | تھے فریدون مرتبت جمشید شان دارا حشم
تھے مزین جن کے سر پہ چتر شاہی و علم | چل بسے سب چھوڑکر با حسرت و رنج و الم

ہے عجب یہ کارخانہ بے ثبات و بے قیام
ذات باری کے سوا ہے دوستو کس کو دوام

تیغ بران محمد سے نہین کیا تم کو غم | بوجہل آیا مقابل سر ہوا اسکا قلم
کسری و قیصر کی شوکت نے لیا رائے عدم | دشمنان دین حق کا خاتمہ رنج و الم

اس نظیر رفتگان سے کچھ تو عبرت سیکھ لو
کچھ حیا سے کام لو اور کچھ تو غیرت سیکھ لو

زندگی اپنی کا یار و جب نہین کچھ اعتبار | کر رہے ہو کیون عزیزو کبر و نخوت اختیار
منقطع ہون سوت سے آخر تمہارا کاروبار | جب حقیقت یہ ہوئی پھر کسلئے یہ گیر و دار

کیون وصال یار کا تم کو نہین کچھ فکر و غم
کیون نہین رہتی تمہاری اسلام سے چشم نم

گرد باد و بادوان کی ہے تمہین یار و تلاش | بت تعصب کا کرو تم ٹکڑے ٹکڑے پاش پاش
کفر اور باطل کو چھوڑو اور کرو نخوت کا نشر | ہے نصیحت یہ مری کہتا ہون تمکو فاش فاش

راحت ہر دو جہان و شافع روز یقین
ہے محمد مصطفے ہی رحمۃ للعالمین ہو

ہے دعائے عاجزانہ پر ختم کلام | اے خدائے بندگان اے مالک دار السلام
کر عطا حب جناب حضرت خیر الانام | اور عمل تیرے کلام پاک پر ہو صبح و شام

خاتمہ تیری رضا پر ہو خداوند کریم
ہو دعا مقبول میری یا سمیع یا علیم

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع	نمبر	نام	مقام	ضلع	نمبر	نام	مقام	ضلع
				۲۵۹	فضل بی بی دختر کرم بخش	احمد آباد	گورداسپور	۲۹۷	بیگم بی بی دختر مبارک	بیداپور	لاہور
				۲۶۰	مسماۃ بھولی 〃 جواہر	〃	〃	۲۹۸	عالم بی بی دختر مولا داد	〃	〃
۲۲۳	عبداللہ خان	مشیادر	گورداسپور	۲۶۱	〃 برکت بی بی 〃 دیندار	〃	〃	۲۹۹	بیگم بی بی 〃	〃	〃
۲۲۴	محمد دین ولد نظام الدین	پسرور	سیالکوٹ	۲۶۲	چوہدری دولا صاحب	بیداپور	لاہور	۳۰۰	رانی زوجہ بھولا	〃	〃
۲۲۵	سید وزیر شاہ صاحب ولد سید فرید شاہ	کوٹلی حسن شاہ	〃	۲۶۳	غلام محمد ولد چوہدری دولا	〃	〃	۳۰۱	اللہ دتا ولد قاسم	〃	〃
۲۲۶	مہر الدین ولد الٰہی بخش	مراد پور	〃	۲۶۴	علی محمد 〃 〃	〃	〃	۳۰۲	قاسم ولد بلندا	〃	〃
۲۲۷	برکت علی صاحب ولد باجو خان	کھاریاں	گجرات	۲۶۵	حیات محمد 〃 〃	〃	〃	۳۰۳	بیگم بی بی زوجہ قاسم	〃	〃
۲۲۸	چوہدری خان محمد صاحب ولد محمد یار	لوہریوالہ	گوجرانوالہ	۲۶۶	لال محمد 〃 〃	〃	〃	۳۰۴	رسول بی بی دختر قاسم	〃	〃
۲۲۹	چوہدری کرم داد صاحب ولد احمد یار	〃	〃	۲۶۷	سراج الدین 〃 〃	〃	〃	۳۰۵	امام الدین ولد ستار	〃	〃
۲۳۰	حسین ولد خداداد	〃	〃	۲۶۸	محمد خان 〃 〃	〃	〃	۳۰۶	بیگم بی بی زوجہ امام الدین	〃	〃
۲۳۱	نظام الدین ولد جان محمد	〃	〃	۲۶۹	الیاس 〃 〃	〃	〃	۳۰۷	مولا داد ولد بڈھا	〃	〃
۲۳۲	اللہ دتا ولد جھنڈا	〃	〃	۲۷۰	خاتم علی ولد غلام محمد	〃	〃	۳۰۸	محمد بی بی زوجہ مولا داد	〃	〃
۲۳۳	جھنڈا ولد جان محمد	〃	〃	۲۷۱	سندر ولد ورک	〃	〃	۳۰۹	حسین بی بی دختر 〃	〃	〃
۲۳۴	جمال الدین ولد کرم الدین	〃	〃	۲۷۲	اللہ رکھا ولد سندر	〃	〃	۳۱۰	غلام قادر ولد شیر محمد	〃	〃
۲۳۵	احمد ولد محمد بخش	〃	〃	۲۷۳	حسین شاہ ولد مہر شاہ	〃	〃	۳۱۱	محمد علی ولد اللہ داد	〃	〃
۲۳۶	رحیم بخش ولد عبد الستار	〃	〃	۲۷۴	زوجہ حسین شاہ	〃	〃	۳۱۲	اکبر علی ولد 〃	〃	〃
۲۳۷	کریم بخش ولد 〃	〃	〃	۲۷۵	فتح بی بی زوجہ چوہدری دولا	〃	〃	۳۱۳	نادر علی 〃 〃	〃	〃
۲۳۸	امام الدین ولد پیر بخش	〃	〃	۲۷۶	امیر بی بی زوجہ 〃	〃	〃	۳۱۴	ایمن بی بی دختر 〃	〃	〃
۲۳۹	فضل الٰہی ولد عمر بخش	〃	〃	۲۷۷	اللہ دتا ولد حسا	تولیکی	گوجرانوالہ	۳۱۵	بیگم بی بی زوجہ اللہ داد	〃	〃
۲۴۰	بھولا ولد کرم داد	〃	〃	۲۷۸	مسماۃ بیگم زوجہ اللہ دتا	〃	〃	۳۱۶	کرم داد ولد نواب	〃	〃
۲۴۱	فضل ولد جھنڈا	〃	〃	۲۷۹	احمد دین ولد اللہ دتا	〃	〃	۳۱۷	اللہ دتا ولد سوداگر	〃	〃
۲۴۲	غلام رسول ولد جھنڈا	〃	〃	۲۸۰	احمد بی بی	〃	〃	۳۱۸	رسول بی بی زوجہ نواب خان	〃	〃
۲۴۳	امیر بخش ولد جان محمد	〃	〃	۲۸۱	صدر الدین	بیداپور	لاہور	۳۱۹	غلام حیدر ولد بڈر خان	〃	〃
۲۴۴	نبی بخش ولد عبد الستار	〃	〃	۲۸۲	حسن دین	〃	〃	۳۲۰	جہان خان ولد علی گوہر	〃	〃
۲۴۵	رمضان ولد پیر بخش	〃	〃	۲۸۳	شہاب الدین ولد جھنڈا	〃	〃	۳۲۱	محمد عثمان ولد محمد خان	〃	〃
۲۴۶	مولوی احمد یار صاحب ولد حافظ الٰہی بخش	فیروز والہ	گوجرانوالہ	۲۸۴	حیات بی بی زوجہ احمد دین	〃	〃	۳۲۲	غلام احمد ولد فتح محمد	〃	〃
۲۴۷	حافظ احمد دین صاحب نقشہ نویس	سیالکوٹ	سیالکوٹ	۲۸۵	مولا داد ولد احمد دین	〃	〃	۳۲۳	زینب دختر 〃	〃	〃
۲۴۸	مستری نظام الدین صاحب	〃	〃	۲۸۶	اللہ دتا ولد 〃	〃	〃	۳۲۴	سکینہ بی بی دختر محمد خان	〃	〃
۲۴۹	زوجہ مولا بخش بوٹ فروش	〃	〃	۲۸۷	کرم داد 〃 〃	〃	〃	۳۲۵	فیض بخش ولد شیر محمد	〃	〃
۲۵۰	مسماۃ بھاگن زوجہ نور محمد	〃	〃	۲۸۸	مسماۃ رحمت بی بی دختر احمد دین	〃	〃	۳۲۶	سردار بی بی بنت شیر محمد	〃	〃
۲۵۱	مستری مہر الدین ولد پیر بخش	〃	〃	۲۸۹	سردار ولد سوہنا	〃	〃	۳۲۷	ایمن بی بی 〃 〃	〃	〃
۲۵۲	مسماۃ نور بھری والدہ مہر دین	〃	〃	۲۹۰	صوبا 〃	〃	〃	۳۲۸	محمد خان ولد شیر محمد	〃	〃
۲۵۳	علی محمد ولد حسن محمد	〃	〃	۲۹۱	بھاگن زوجہ سوہنا	〃	〃	۳۲۹	رابع بی بی بنت شیر محمد	〃	〃
۲۵۴	عبد الغنی صاحب محرر رجسٹری حال	نارووال ظفروال	سیالکوٹ	۲۹۲	حاکم بی بی دختر 〃	〃	〃	۳۳۰	فضل دین	〃	〃
۲۵۵	مولا بخش	اٹاوہ	اٹاوہ	۲۹۳	حسین بی بی 〃 〃	〃	〃	۳۳۱	اللہ دتا ولد کرم الٰہی	〃	〃
۲۵۶	کلو	〃	〃	۲۹۴	کرم الدین ولد عظیم	〃	〃	۳۳۲	صدر الدین ولد 〃	〃	〃
۲۵۷	شتاب خان معمار ولد گھاسی خان	〃	〃	۲۹۵	مولا داد ولد بھولا	〃	〃	۳۳۳	فضل بی بی زوجہ ودھایا	〃	〃
۲۵۸	مسماۃ رکھی بنت بہار	احمد آباد	گورداسپور	۲۹۶	ریشم بی بی دختر مولا داد	〃	〃	۳۳۴	حسن بی بی زوجہ فضل	〃	〃

انوار الاسلام پریس قادیان میں بابو محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا